مولای صل وسلم دائماً ابدا — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں مجلسِ ذکر منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور روح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف ؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ ان سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشان است — خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۴ سائڈ بی ۳۰؍ اکتوبر ۱۹۸۱ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ھُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا آدمی سب سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا ہر وہ آدمی جو "مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ" اور "صَدُوْقُ اللِّسَانِ" (زبان کا سچا) ہو۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ صَدُوْقُ اللِّسَان کو تو ہم جانتے ہیں، مخموم القلب سے کون مراد ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص ہے جو صاف دل اور پاکیزہ ہو۔ نہ اس کے ذمے کوئی گناہ ہو۔ کسی قسم کی سرکشی ہو۔ نہ دل میں کینہ ہو۔ نہ حسد ہو۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۵

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ کونسا آدمی سب سے افضل ہے ؟ ارشاد فرمایا کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ ہر وہ آدمی جس کا دل صاف ہو بالکل۔ یعنی ایسے صاف ہو جیسے کمرہ یا مکان جھاڑ دے کر صاف کر دیا جاتا ہے۔

نفسانیت ہے ، خود غرضی ہے ، حسد ہے ، کھوٹ ہے یہ جس میں نہ رہے وہ سب سے افضل آدمی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

صدوق اللسان جس کی زبان سچی ہو۔ جھوٹ سے پرہیز کرتا ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ، صدوق اللسان کو تو ہم جانتے ہیں، سمجھ گئے کہ بات کا سچا ہو، جھوٹ نہ بولے۔ جو بات کہے وہ پوری کرے، زبان کی سچائی کے اندر بہت ساری چیزیں آجاتی ہیں، فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ۔ مخموم القلب سے کیا مراد ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل فرمائی خود ، اور جو میں نے پہلے ترجمہ کیا تھا وہ ترجمہ تھا (مخموم کا مطلب ہے) صاف کیا ہوا۔ جیسے جھاڑو دے دی جائے۔ یعنی صاف ہو دل۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا ھُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ وہ وہ ہے جو پاکیزہ ہو اور تقی تقوے والا ہو اللہ تعالیٰ سے ڈر کی وجہ سے گناہ نہ کرتا ہو۔ ایک تو ہے حکومت کا ڈر، چھوٹوں کا ڈر، بڑوں کا ڈر۔ بدنامی کا اندیشہ، نیک نامی کم ہونے کا اندیشہ۔ یہ بات نہ ہو۔ متقی اس کو کہتے ہیں جو ظاہر اور تنہائی دونوں صورتوں میں پاکیزہ رہے۔ بچتا رہے۔ وہ خدا سے ڈرنے والا ہو، لَا اِثْمَ عَلَیْہِ اس کے سر گناہ ہی نہیں ہیں وَلَا بَغْیَ اور اس کے ذمے سرکشی نہیں ۔ بغاوت نہیں ہے وَلَا غِلَّ کھوٹ نہیں ہے اس کے دل میں وَلَا حَسَدَ اور نہ ہی اس کے ذہن میں اس کے دل میں حسد ہے۔

جس آدمی کے اندر یہ اوصاف پیدا ہو جائیں کہ "نقی" ہو صاف دل ہو، پاکیزہ دل ہو، صاف ہی نہیں بلکہ پاکیزہ کہنا چاہیئے۔ "تقی" ہو خدا سے ڈرتا ہو، یعنی خدا کی نافرمانی سے ڈرتا ہو۔ ظاہراً اور باطناً گناہ سے بچتا رہتا ہو تو پھر لَا اِثْمَ عَلَیْہِ اس کے سر گناہ بھی کوئی نہیں رہے گا۔ خود بخود ہی اس کے گناہ کم ہوں گے۔ نہ ہونے کے برابر ہو جائیں گے اور جو ڈرنے والا ہے اس کے گناہ جو ہیں وہ واقعی ہی نہ ہونے کے برابر ہوں گے اور جو نہ ڈرنے والا ہے اس کا کام بڑا تکلیف دہ ہے، یہ حالت کہ نہ ڈرتا ہو یہ ______ زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے، کیونکہ جو ڈرتا ہے کسی درجے میں بھی تو وہ اگر گناہ میں مبتلا ہو تو بھی ڈرتا تو رہے گا اور استغفار تو کرتا رہے گا۔ آخرت کا جب تصوّر آئے گا تو دل میں خوف ضرور آئے گا۔ اس میں تو یہ بات پیدا ہو جائے گی اور جو ڈرتا نہیں تو وہ اگر گناہ کم بھی کرتا ہو تو بھی گناہ کی خواہش تو اس کے دل

میں ہمت ہے کر نہیں سکتا۔ اس بنا پر کہ کم ہمّت ہے یا اس بنا پر کہ کمزور ہے جسمانی طور پر، ڈاکے نہیں ڈال سکتا، چوری نہیں کر سکتا، قتل نہیں کر سکتا، ظلم نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ کمزور ہے یا گناہوں کے کام نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے کہ پاس پیسہ نہیں ہے، لیکن اس کے دل میں خواہش ہے تو وہ جو چھوٹے گناہ کرتا ہے وہ ان گناہوں سے بھی توبہ نہیں کرے گا اور بڑے گناہوں کی اس کے دل میں حسرت رہے گی اور جو گناہ کوئی کرتا ہوگا تو اس کو اچھی نظر سے دیکھے گا اور یہ خواہش کرے گا کہ مَیں بھی ایسا ہوتا اور ایسا کر سکتا، تو یہ آدمی جس کے اندر تقویٰ نہیں ہے خدا کا ڈر نہیں ہے وہ چاہے گناہ نہ بھی کرتا ہو مگر وہ گناہوں میں شریک ضرور ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ گناہ کے کام کا طرف دار ہے۔ ووٹ اس کا اسی طرف ہے۔ رائے اس کی اسی طرف ہے اور اس کا جی یہی چاہتا ہے کہ مَیں ویسے کرتا، کر سکتا ہاں کر سکتا نہیں، کیونکہ پیسہ نہیں ہے یا جسمانی طاقت نہیں ہے۔ دونوں میں سے کوئی بات، کوئی کمی کوئی وجہ ہو رہی تھی، تو اس واسطے تقی کا درجہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑا رکھا ہے۔ نقی اور تقی۔ "نقی" کا مطلب دل ہی صاف ہو جائے۔ اس میں ہیں ہی نہیں خرابی کی باتیں۔ اور تقی یہ ہے کہ اوپر سے خدا سے وہ ڈرتا بھی ہے۔ جب وہ ڈرتا ہے تو گناہ بھی نہیں کرے گا اور جو گناہ ہوں گے بھی تو ڈر کی وجہ سے وہ بہت سے گناہ صاف ہوتے جاتے ہیں، کیونکہ ڈرتا رہتا ہے۔ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اکثر عیب جو ہوتے ہیں انسان کو اپنے نظر ہی نہیں آتے۔ اکثر خامیوں پر نظر ہی نہیں جاتی تو وہ یہ سمجھتا رہتا ہے کہ مجھ سے گناہ ہوتے ضرور ہیں ہاں یہ بات الگ ہے کہ مَیں نہیں پہچان سکتا ان کو۔

اپنے سے انسان کو سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کے بعد دوسرے کا درجہ ہے۔ دوسرے کا درجہ جب آتا ہے تو جس سے محبّت ہوتی ہے اس کی بہت سی چیزیں نظر انداز کر دیتا ہے کہ یوں نہیں یوں ہے یوں نہیں یوں ہے اور کیا ہوا اس نے ایسے کر بھی لیا۔ بہت سی چیزوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

تو جب دوسرے آدمی کی چیزوں کو نظر انداز کر دیتا ہے جس سے محبّت ہوتی ہے تو اپنے آپ سے تو سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے انسان کو۔ جہاں کہیں جان کا خطرہ ہوتا ہے بھاگتا ہے۔ پہلے اپنے آپ بھاگتا ہے پھر بھگاتا ہے دوسروں کو۔ زلزلہ آتا ہے نکل کے بھاگتے ہیں سارے اور اس میں یہ نہیں ہوتا کہ پہلے دوسرے کو اٹھا کر بھگائے بعد میں یاد آتا ہے کہ بچہ گھر میں رہ گیا۔ معصوم بچہ گھر میں رہ گیا۔ اٹھا کے لاؤ اسے تو یہ جو چیز ہے انسان کی اپنی محبت ـــــ سب پر مقدم ہے۔ اسی لیے صاف دل اور متقی شخص

(باقی بر صفحہ ۱۳ پر)

جس میں قبہ دار پھاٹک ناپسند فرمایا گیا تھا اب اس کی تعمیرات محدود علاقہ سے آگے بڑھ کر کوہِ سلع تک پہنچ گئیں جو اُحد کے قریب مدینہ سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر ہے۔

(بقیہ: درسِ حدیث)

کی تعریف کی گئی ہے، کیونکہ اس کی برکت سے وہ اپنے کو تباہی سے بچالیتا ہے اور یہی خوبی بڑھتے بڑھتے دوسروں کو بھی تباہی سے بچانے کا سبب بنتی ہے اور یوں یہ سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ خیر شر پہ غالب آجاتی ہے اور دُنیا میں امن و راحت کے ساتھ اخروی فلاح کی نعمت عظمیٰ بھی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ساکھ قائم ہوچکی تھی وہ قائم رہی۔ جس کی ایک مثال یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے تقریباً ۵۹ سال بعد جب حضرت عمر بن عبدالعزیز (المتوفی رجب ۱۰۱ھ) نے نظامِ حکومت اپنے ہاتھ میں لیا تو آپ نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن (گورنر عراق) کو حکم بھیجا کہ وظائف مقررہ ادا کر دیں۔ گورنر صاحب نے تعمیل حکم کے بعد رپورٹ بھیجی کہ تمام وظائف ادا کیے جا چکے ہیں تب بھی کافی رقم باقی ہے۔ دربارِ خلافت سے حکم صادر ہوا آپ کے صوبہ میں جتنے مقروض ہیں ان کا جائزہ لو اور ان سب کا قرض ادا کر دو جو فضول خرچی کی بنا پر مقروض نہ ہوئے ہوں۔ گورنر صاحب نے تعمیل کے بعد رپورٹ بھیجی کہ سب مقروضوں کے قرض ادا کیے جا چکے ہیں تب بھی رقم باقی ہے۔ حکم صادر ہوا جن نوجوانوں کے نکاح نہیں ہوئے ان کے نکاح کرا دیجئے اور مہر اس رقم سے ادا کر دیجئے۔ گورنر صاحب نے اس حکم کی تعمیل کے بعد بھی یہی رپورٹ بھیجی کہ رقم باقی ہے۔ حکم صادر ہوا جو غیر مسلم کاشتکار جزیہ ادا کرتے ہیں ان کا جائزہ لیجئے۔ ان کو تقاوی کی ضرورت ہو تو ان کو تقاوی دے دیجئے۔ کہ وہ آسانی اور سہولت کے ساتھ زمین بو سکیں۔ کتاب الاموال لابی عبید ص۲۵۱ حدیث ۶۲۱

آئندہ شمارہ میں

حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند کا وہ خطاب نذرِ قارئین کیا جائے گا جو آپ نے ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء جامعہ مدنیہ میں جلسۂ تقسیم انعامات کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ انشاء اللہ (ادارہ)